سبحان اللہ

واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم

ناظران دقیقہ رس و مطالعان قدسی نفس پر مخفی و پوشیدہ نہ رہے کہ نحیف نے اس رسالہ کو بعد تالیف نظر انور قدسی منظر خدام کرم جناب مستطاب علامی فہامی عالی حضرت مجتہد العصر و الزمان مقتدائے جہان مرکز دائرہ ایمان نائب امام زمان حضرت ملک العلماء اعنی جناب آقا سید حسن صاحب دام برکاتہ و افضالہ کے گذرانا اور حلاوت مضمون اسکا نظر میں اون حضرت کے بے غش اور کامل عیار آیا چنانچہ پیشانی رسالہ کو ساتھ عبارت کے مہر سے مزین فرمایا

طریقۃ الصلوٰۃ

عبارت جناب مستطاب باسمہ سبحانہ معظم الیہ دام ظلہ اس رسالہ کو باسلوب مرغوب طرز خوب محبوب سلالۃ الاطباء خلاصۃ الانجاب حکیم احمد رضا صاحب نے بیان میں احکام ضروریہ نماز کے زبان اردو تالیف کیا اور اکثر مقامات اسکے اوقات مختلف میں سنے گئے حق تعالے مولف رسالہ کو جزائے خیر کرامت فرمائے

لا الہ الا اللہ الاحد الصمد ۱۲۸۳ عبدہ السید ... حسین

مطبع دہلی پریس ... طبع ہوا

ماشاء اللہ



بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین ط والعاقبة للمتقین ط والصلوٰة علی رسوله محمد و آله اجمعین ط اما بعد کہتا ہے احقر العباد احمد رضا بن حکیم آغا محمد بن حکیم مرزا نجف علی نواده میر منعم علی بن سید علی نقی که از بسکه نماز عمده ارکان دین و ایمان سے ہے اور اکثر حضرات ترکیب وضو و نماز و آداب و معانی ادعیه اور سوره ہاے ضروری القرئت سے بالکل بے بہره معلوم ہوتے ہیں جنکا که جاننا مصلے پر واجب ہے اور بہی اکثر برادران ایمانی واسطے ترجمہ کے زبان اردو میں متکلف ہوئی خصوصاً جناب میر باقر علی صاحب عرف میر نصیب صاحب و مرزا مہدی بیگ وغیره نے نہایت عجلت کی تاکید فرمائی لہذا سر دست بعض بعض مراتب ضروری کتب مبسوطه سے اور بعض جناب آخوند صاحب علیه الرحمة کی تالیفات سے انتخاب کر کے گذارش ہوتے ہیں تاکه ایک مختصر مفید عام ورد

ذریعہ نجات اس احقر کا ہووے اور نام اس رسالہ کا طریقۃ الصلوہ رکھا

پس ہر مصلی کی خدمت مین التماس ہے کہ بعد نماز پنجگانہ عبد ذلیل کو بدعا مغفرت یاد

فرماوین اور خاطر مبارک سے محو نفرمائین اور اگر بمقتضای بشریت کہ لازمہ انسانی ہے

سہو و نسیان سرزد ہوا ہو تو قلم اصلاح سے دریغ نفرماوین اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَ

لِوَالِدَیَّ کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا وَّاغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ مصلی واضح ہو کہ

پچاس امر وضو سے تعلق رکھتی ہین از انجملہ اکیس امر واجب ہین اور بیس سنت اور نو

مکروہ اور تفصیل ان سبکی عاصی نے نہج الاخرت مین کماحقہ گذارش کر چکا ہے پس اگر

کسی صاحب کو منظور خاطر ہو تو کتاب مذکور کیطرف رجوع فرماوین اور اس رسالہ مین

بخوف طوالت مجملاً گذارش کرتا ہے ۔ جاننا چاہئے کہ جب انسان ارادہ وضو کا کرے

اعضای بدن اپنے پاک کرے مکان مباح پر قرار لیوے پانی پاک و مباح و خالص

بہم پہنچاوے بعد اوسکے مسواک کرے کہ اسمین بارہ فوائد ہین جیسا کہ کتاب مذکور مین

گذارش ہوئی بعد از ان بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے دو مرتبہ ولوٹا تو ہاتھونکو پہونچون تک

دہووے اور یہہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَآءَ طَهُوْرًا

وَلَمْ یَجْعَلْهُ نَجِسًا یعنے شروع کرتا ہون وضو ساتھ نام خدا اور ذات خدا کے اور حمد کرتا

ہون خاص اوس خدا کو کہ جسنے پاک کرنیوالا کیا پانی کو اور نہین کیا اوسکو نجس

اور اسکے بعد تین مرتبہ کلی کرے اور یہہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ لَقِّنِیْ حُجَّتِیْ یَوْمَ اَلْقَاکَ

وَاَطْلِقْ لِسَانِیْ بِذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ تَرْضٰی عَنْهُ یعنے

خداوندا تلقین کر تو مجھکو حجت میری بیچ اوس وقت کی کہ ملاقات کرونمین تیری فرشتونسی کہ سوال کرین میری اعتقادات کا بیچ قبر کے اور گویا کر تو زبان میری ساتھہ یاد اپنی کے اور شکر اپنی کے اور کردان تو مجھکو اوس شخص سے کہ راضی ہی تو اوس سے × پھر ناک ہمین تین مرتبہ پانی ڈالی اور یہہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ لَا تُحَرِّمْ عَلَیَّ رِیْحَ الْجَنَّۃِ وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یَّشُمُّ رِیْحَھَا وَرَوْحَھَا وَطِیْبَھَا یعنے خداوندا حرام نکر تو اوپر میری بوبہشت کی اور گردان تو مجھکو اونمین سے کہ سونگھتی ہین بو اوسکی اور نسیم اوسکی اور پھول اوسکی اور خوشبو اوسکی + پھر نیت کری کہ وضو کرتا ہون میں یا کرتی ہون مین واسطے رفع حدث کے اور مباح ہونی نماز کے واجب قربۃ الی اللہ + بعد اسکے ایک چلو پانی بلاتوقف فرق نہو نیت اور پانی ڈالنی مین منہ پر ڈالی ابتدا جگہہ جمنی بال سے کری اور زنخدان تک ڈہوتی رہی اور چوڑائی منہ کی اسقدر ہو کہ جہان تک انگوٹھا اور بیچ کی انگلی گھیرلے دہووی اوسوقت یہہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَسْوَدُّ فِیْہِ الْوُجُوْہُ وَلَا تُسَوِّدْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ فِیْہِ الْوُجُوْہُ یعنے خداوندا سفید اور نورانی کر تو میرے مونہہ کو اوس روز کہ سیاہ ہوتی ہین بیچ اوسکے بعضے مونہہ اور سیاہ نکر تو مونہہ میری کو اوسدن کہ سفید اور نورانی ہوتے ہین بیچ اوس دن کے مونہہ یعنے روز قیامت کو + اور واضح ہو کہ مونہہ اولٹا ہاتھہ نہ پہیری یعنے زنخدان سے پیشانی کیجانب اولٹا ہاتھہ نہ لیجاوے

بلکہ پیشانی سے زنخدان کے آخر تک لاوی اور دست راست سے دہووے
اور بعد اسکے ایک چلو پانی سے دہنی ہاتہہ کو کہنی سے اونگلیونکے سرون تک دہووے
اور ہاتہہ کو اونگلیون کیجانب سے کہنی کیطرف نلیجاوی اگر مرد ہووی کہنی کی
پشت پر پانی ڈالی اور اگر عورت ہو کہنی کے شکم پر پانی ڈالی اور پہوے
سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَاہ اور یہہ عا پڑہے اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَا
لْخُلْدَ فِی الْجِنَانِ بِیَسَارِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَسِیْرًا ۵ یعنی خدا
وی مجہکو بیچ قیامت کی نامہ اعمال میرا سیدہے ہاتہہ مین اور دی تو نامہ ہمیشہ
رہنے بیچ بہشت کی اولٹی ہاتہہ مین اور حساب کر تو میرا حساب آسان ✦
بعد ازان اسیطرح بائین ہاتہہ کو بہی دہووی اور سورۂ انا انزلناہ اور
یہہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَرَاءِ
ظَھْرِیْ وَلَا تَجْعَلْھَا مَغْلُوْلَةً اِلٰی عُنُقِیْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ مُقَطَّعَاتِ
النِّیْرَانِ ۵ یعنی خداوندا نہ عطا کر تو مجہکو قیامت کے دن نامہ اعمال میرا
گنہگارونکی بائین ہاتہہ مین اور نہ پشت کیطرف سے اور مکر ایسا کہ ہاتہہ میری باندہے
گئے ہون میری گردن کیطرف اور پناہ مانگتا ہون مین تجہسے اون کپڑونسی اگ کے
ہون بیچ جہنم کے واسطے کافرونکی ✦ پہر تری آب وضو سی مسح پیش سر کا کری اور بہتر
کہ جب مسح سر کا کری تو بقدر تین انگشت کے عرض مین سر کے اوپر پیشانی کیجا
نب سے لاوے الا یہہ خیال رہے کہ پیشانی کی تری سر کے مسح کی تری ملنے پاوے

اور مسح وضو کے پانی کی تری سے کرے آب جدید سے نکرے اور بارش مین وضو کرنا
بھی ازین سبب منع ہے کہ آب وضو مین شرکت آب دیگر نہو نے پائے اور بجای مسح
یا اور کسی عضو وضو پر کوئی چکنی چیز لگی ہو تو قبل وضو اوسے دفع کرلے تب وضو
کرے تا وضو درست ہو اور مسح سر بجالانے کیوقت یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ غَشِّنِي
بِرَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَعَفْوِكَ یعنے اے خدا ڈہانک لے تو سر سے
پیر تک مجہکو بیچ رحمت اپنی کے آخرت مین اور برکتون اپنی کے اور بخشش
اپنی کے ✤ پہر ساری ہاتہہ داہنی سے داہنے پیر کا مسح اونگلیونکے سرون سے
ٹخنیون تک کرے اسیطور سے بائین ہاتہہ سے بائین پیر کا مسح کرے اور مسح کرنے
کیوقت ایڑیونکو زمین پر ٹیک لے اور نصف اگلے پیرونکو کچہہ زمین سے بلند
کرے اور یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَيَّ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ فِيهِ الْأَقْدَامُ
وَاجْعَلْ سَعْيِي فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ✤ یعنے اے
خدا ثابت رکہہ تو قدم میرے دونو قیامت مین اوپر صراط پر بیچ اوس دن کے
کہ لغزش کرین اوسمین قدم کافرونکے اور عاصیونکے اور گردان تو کوشش و رفتار
میری بیچ اوس چیز کے کہ راضی رکہے وہ چیز تجہکو مجہسے ✤ پہر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ✤ کہے اور یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ تَمَامَ الْوُضُوْءِ
وَتَمَامَ الصَّلٰوةِ وَتَمَامَ رِضْوَانِكَ وَالْجَنَّةِ ✤ اور پہر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ✤ کہے اور معنے اوس دعا کے یہہ ہین یعنے اے خدائے تعالے

سوال کرتا ہون مین تجہسی ثواب تمام وضوکا اور تمام نمازکا اور تمام رضامندی تیری کا اور جنت کا ✤ مرقوم ہے کہ جوان دعاؤن مذکورہ سی قبلہ وضو بجالاوی تو حق سبحانہ تعالے ہر قطرۂ آب وضو سے فرشتہ پیدا کرتا ہی اور وہ فرشتہ تسبیح خدا کرتاہی اور ثواب اوسکا حقتعالی وضو کرنیوالیکو عطا کرتا ہے ✤ اور یاد رہے کہ آب وضو رومال سے خشک کرنا اور دہوپ کے گرم پانیسے وضو کرنا مکروہ ہے ✤ اور واضح ہو کہ اگر صاحب وضو مسح بہول جائی اور بعد کچہہ دیر کے یاد آوی تو ابرون وغیرہ کی تری سے مسح کری آب جدید نکری اگر بہون وغیرہ کا پانی خشک ہوگیا ہو تو بار دگر وضو بجالائی ✤ اور یہی واضح ہو کہ وضو کی توڑنیوالی گیارہ چیزین ہین اول براز دوسری بول تیسری باد چوتہی خواب یعنی ایسا سونا کہ دیکہنا اور سننا مسدود ہوجائی پانچوین وہ چیز کہ عقل کو زائل کری مانند شراب وغیرہ کی چہٹے حیض ساتوین استحاضہ آٹہوین نفاس نوین چہونا مردہ بے غسل کا بعد سرد ہوجانیکے دسوین ہرگاہ یقین ہو کہ حدث صادر ہوا اور وضو بہی کیا لیکن شک ہو کہ پہلے وضو کیا یا حدث پہلے صادر ہوا گیارہوین یقین ہے کہ حدث صادر ہوا اور شک ہے وضو کیا یا نہین **فصل** واضح ہو کہ جب صاحب کو پانی تلاش اور قیمت سی ممکن نہو یا ایسا مرض ہو کہ پانی نقصان کرتا ہو یا کوئی عذر اور بہی اسی قوی ہو تو ان صورتونمین بدلے وضو کے تیمم بجالائی اور عذر شرعی مین غسل کیعوض بہی تیمم بجالاسکتا ہے اور ترکیب

اصلی یہہ ہے کہ پہلی نجاست بدن سی دور کرکے نیت ولیکن کرہی کہ تیمم کرتا یا کرتی ہوں مین بدلے وضو کے واسطی مباح ہونے نماز کے واجب قربۃ الی اللہ ساتھہ ہی نیت کے دونو ہاتہہ زمین پر یا اوس چیز پر جو حکم زمین میں ہے مارے اور بعد اسکے اونہیں ہاتونسے موںہہ پر مسح ابتداے پیشانی سے ناک کی جڑ تک کرے بعد اسکے بائین ہاتہہ کی ہتیلی سے دہنی ہاتہہ کی پشت بند دست پر سے سر انگشتان تک مسح کرے اور بعدہ اسی طریق سے دہنی ہاتہہ کی ہتیلی سے بائین ہاتہہ کی پشت بند دست پر سے سر انگشتان تک مسح کرے اور پے درپے بجالانا واجب ہے اور واسطے مسح کرنے کے بنا بر مشہور عوض وضو مین ایک ضرب اور بدلی غسل کے دو ضرب چاہیے اور احوط یہہ ہے کہ دونو تیمم مین ضرب اول سے مسح جبین کرے اور ضرب ثانی سے تینون مسح کرے * اور یہہ بہی یاد رہے کہ جن چیزونسے وضو و غسل ٹوٹ جاتا ہے اونہین سے تیمم بہی ٹوٹ جاتا ہے مگر تیمم کے ٹوٹنے مین ایک چیز اور زیادہ ہے کہ استعمال پانی کا ممکن ہو سکے پس اگر تیمم کیا ہو اور نماز شروع نکی ہو اور پانی دستیاب ہو جاوے تو تیمم ٹوٹ جاتا ہے اور طہارت پانی کی واجب ہوتی ہے مگر وقت ایسا تنگ ہو کہ گمان طہارت آب سے وقت جاتا رہیگا تو اس صورت مین منتقض تیمم نہوگا پس تیمم سے نماز کو بجالاوے اور اگر بعد نماز کے پانی دستیاب ہو تو اعادہ ضرور نہیں خواہ وقت باقی ہو خواہ نہو اور اگر بعد تکبیرۃ الاحرام کے پانی دستیاب ہو پس ظاہرا تیمم مین خلل نہین نماز تمام کرے لیکن بعد نماز کے طہارت آب بجالاکے اعادہ

کرنا احتیاط ہے خصوصاً اگر غسل کو غیر کے پانی بہم پہنچا ہووے اور اگر بعد ہیچ سے
پانی ملا ہو تو اعادہ اس غسل ضرور نہیں اور یہی یاد رہی کہ تیمم سے بہی اکثیر امور تعلق
رکہتی ہیں ازانجملہ بارہ امر واجب او رسات سنت اور دو مکروہ ہیں او راحقر انکو بہی
مفصل نجم الاخرت میں گذارش کرچکا ہی **فصل** واضح ہو کہ نماز ستون دین ہے
اور اہلبیت اطہار علیہم السلام سی روایت کی ہے کہ نزدیک نہیں ہوتا بندہ خدا
بعد پہچان خدا کے ساتہ کسی چیز کی کہ بہتر نماز سی ہو یعنی نماز سے قرب خدا
حاصل ہوتا ہی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ نماز فرض
بیس حج سے بہتر ہے اور ایک حج بہتر ہے اوس گہر سے پراز طلا سی کہ راہ خدا میں تصدق
کریں کہ ایک حبہ تک باقی نرہی اور زیادہ تر فضیلت نماز حقیر نجم الاخرت میں تحریر
کرچکا ہے اور ترک نماز میں نہایت معصیت ہے پس لازم ہے کہ نماز کو کسی حالت
میں ترک نکری اور اگر بسبب کسی عذر کے نماز میں قضا ہو جاویں عورت ہو یا
مرد جلد تر ادا کری تاکہ دنیا سے مشغول الذمہ نجاوی اور سجدہ اوس چیز پر کہ
کہ زمین سے اوگی ہو اور کہائی اور پہنے میں آتی ہو اور مٹی پاک پر بہی سجدہ جایز
الا بہتر اور افضل خاک تربت جناب سید الشہدا علیہ السلام ہی اسی واسطے ہے
کہ سجدہ گاہ خاک تربت امام علیہ السلام پر سجدہ بجا لاوی اور تسبیح حضرت فاطمہ زہرا
بہی دانہ ہای خاک کربلا پر پڑہے کہ فضائل لا تعد ہیں **فصل** واضح ہو کہ نسبت امر
اوس مکان سی تعلق رکہتے ہیں کہ جہاں انسان نماز بجا لاوی از جملہ دو امر

تا سنے راہی مو ر سرا د گرد ان سیدہی رکھی اور بحالت تندرستی کسی طرف اور
کسی چیز پر تکیہ نکری اور عورت ہاتونکو اپنی سینہ سے ملا کے اسطور پر رسکے کہ
ادبحائی چہاتیونکی کہائی ندہی اور پاونے دونون ملا کی رکھی اور اذان و
قامت سی نماز بجالائی عورت آہستہ اذان دی اور مرد باواز بلند دی
اور ترک نکری کیونکہ حضرات ائمہؑ ہدا نی اذان و قامت کے فضائل مین اسقدر
حدیثین فرمائی ہین کہ جنکا حصر نہین ہوسکتا یہان بخوف طوالت ترجمہ
چند حدیث برای ترغیب مومنین گذارش ہوتا ہی چنانچہ حضرت امام جعفر
صادق علیہ السلام فرماتی ہین کہ جو اذان اور قامت کہکے نماز بجالاتا ہی تو
دو صفین فرشتونکی مشرق سی مغرب تک اوسکی پیچہی نماز بجالاتی ہین اور اگر
صرف اقامت ہی سے نماز بجالاتا ہی تو ایک صف نماز پڑہتی ہی اور یہہ
بہی حدیث مین وارد ہی کہ جو برای رضا مندی حق سبحانہ تعالی ایک
نماز بہی اذان سے بجالای تو حقتعالی سب گناہ گذشتہ اوسکی عفو کرتا
اور تمام عمر گناہ نکرنیکی توفیق دیتا ہی اور درجہ شہادت جنت مین اوسکو عطا
کرتا ہی اور یہہ بہی احادیث مین وارد ہی کہ جو شخص شہرہای اسلام مین سے
کسی شہر مین اذان دی وسکی بہشت اوسپر واجب ہوتا ہی اور اذان دینی مین جو
جو موذن کہتا ہی گواہی اوسکی ہر چیز خشک و تر دیتی ہی پس اس سبب سے حکم ہے
کہ برخلاف اقامت کی کلمات اذان ٹہر ٹہر کے آواز بلند سی ادا کری کہ آواز

کہ اواز اذان ہر شک تر تک پہنچی تا کہ او سکی گواہی دیں اور جسقدر اواز بلند ہوے
دیں اوسیقدر اوسکے گناہ عفو ہوں اور لازم نہیں کہ موذن بالغ ہو پس اگر
طفل صاحب تمیز بہی اذان دے تو کافی ہے اور اذان دینا عورت کو
واسطے عورتونکی اور واسطے اون مردونکی جو محرم ہوں جایز ہے بشرطیکہ
نامحرم اواز اوسکی نہ سنے اور اگر عورت ضعیف ہو اور اوسکی اواز کے
سننے سے حظ نہو تو نامحرمونکو بہی اذان اوسکی سننی جایز ہے اور اذان سے
بہی تیس امر تعلق رکہتے ہیں از انجملہ اونیس امر سنت اور نو امر مکروہ اور دو
حرام ہیں اور عبد ذلیل تصریح ان امرونکی بہی نہج الاخرت میں کر چکا ہے اور
جب موذن اذان دے تو سامع کو لازم ہے کہ جو کلمہ اذان موذن کے
منہ سے سنے اوسکو آہستہ آہستہ ادا کرے اور حسب تحریر جناب شیخ بہاالدین
عاملی علیہ الرحمہ کانونمیں انگلیاں دبا کر اذان بجا لانا سنت ہے پس مصلی
کو چاہیے کہ بعد الفراغ وضو قبلہ رو بطریق مذکور چار مرتبہ اَللہُ اَکبَر کہے معنی
اسکے یہہ ہیں کہ حقتعالی اوس سے زیادہ بزرگ ہے کہ عقل کسیکی اوسکی کنہہ کو دریافت
کر سکے پہر دو مرتبہ اَشہَدُ اَن لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہے یعنے گواہی دیتا ہوں
میں کہ کوئی معبود برحق لایق پرستش اور قابل عبادت نہیں سوای معبود حقیقی کے
کہ متصف بتمامی صفات کمال وہ ہی اللہ جل شانہ ہے پہر دو دفعہ
اَشہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللہِ کہے یعنی گواہی دیتا ہوں میں کہ حضرت

محمد مصطفےٰ فرستادہ خدا برسالت ہیں اور بعدہ فوراً صلی اللہ علیہ واٰلہ
وسلم کہے بلکہ ہمیشہ بروقت شنیدن و گفتن اسم مبارک حضرت کہا کرے
کہ ثواب عظیم ہے اور معنی اسکے یہہ ہیں کہ رحمت خدا اور سلامتی ہو اوسکیجانب
سے محمدؐ اور اونکی آل اور اہلبیت پر اور مراد آل اور اہلبیت رسول سے
حضرت مولا مومنین امام المتقین علی ابن ابیطالبؑ اور حضرت فاطمہ زہراؑ اور
حضرت امام حسنؑ اور امام حسینؑ اور حضرت امام زین العابدینؑ اور حضرت امام
محمد باقرؑ اور حضرت امام جعفر صادقؑ اور حضرت امام موسیٰ کاظمؑ اور حضرت
امام موسی الرضاؑ اور حضرت امام محمد تقیؑ اور حضرت امام علی نقیؑ اور حضرت
امام حسن عسکریؑ اور حضرت امام محمد مہدی ہادی علیہم السلام ہیں اور یہہ ہی
معصوم ہیں یعنے ان بزرگونسے کوئی خطا اور گناہ عمداً اور سہواً اول عمر سے
آخر عمر تک صادر نہیں ہوا ہے اور حضرت امام محمد مہدیؑ آخر الزمان غائب ہیں
جب مصلحت خدا ہوگی تب ظاہر ہونگے اور تمام عالم کو عدل سے معمور کرینگے الختصر
بعدہ وہ دونوں اشہد ان امیر المومنین امام المتقین علیاً ولی اللہ و وصی
رسول اللہ بلافصل کہے یعنے گواہی دیتا ہوں میں کہ حضرت مولای
مومنین علی ابن ابیطالب سردار سب مومنوں کے ہیں اور امام متقیونکے ہیں اور
ولی خدا صاحب اختیار امور خلائق ہیں اور وصی اور جانشین حضرت محمد
مصطفےٰ بغیر فاصلے کے ہیں بعدہ دو مرتبہ حی علی الصلوٰۃ کہے یعنے آؤ تم اور آمادہ ہو

تم سب نماز کیطرف پہر دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے یعنی آؤ تم اور آمادہ ہو تم اور جلدی کرو تم اوسکی طرف کہ جو باعث رستگاری و نجات آخرت ہے پہر دو مرتبہ حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَل کہے یعنی آو اور آمادہ ہو واوس عمل کیطرف کہ بہترین عملونکا ہے اور وہ نماز ہے پہر دو دفعہ اَللّٰهُ اَکْبَر اور دو دفعہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہے اور واضح ہو کہ ان دونو کلمہ نکے معنی مذکور ہو چکی ہین بہذا مکرر تحریر کرنا مناسب نجانا اور بعد انفراغ اذان بہتر ہے کہ یہہ دعا بکمال خضوع اور خشوع بیٹہکے پڑہی اور کہڑی ہو کر او سجدہ مین بہی پڑہ سکتا ہی الا نماز مغرب مین سجدکی باب مین اختلاف ہے یعنی اگر وقت تنگ ہو سجدہ مین ضرور نہین دعا یہہ ہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ قَلْبِیْ بَارًّا وَّعَیْشِیْ قَارًّا وَّرِزْقِیْ دَارًّا وَّعَمَلِیْ سَارًّا وَّاَوْلَادِیْ اَبْرَارًا وَّاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَ قَبْرِ رَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مُسْتَقَرًّا وَّقَرَارًا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یعنی ای خدا کر دا ت تو میری دلکو نیکی کرنیوالا اور میری زندگی کو راحت اور آرام اور عیش اور خوشی سے بسر کر اور میری روزی مین بہت وسعت دی اور میری عملونکو خالص اور برگزیدہ اور سرور دینی والا کر اور میری اولاد نیک کر اور کر دا ت تو میری لئے نزدیک قبر شریف محمد رسول اللہ کے محل قرار واسطی اپنی برکت اور رحمت کی ای بہت بڑی رحم کرنیوالی ملوا ور یہی واضح ہو کہ جناب آخوند صاحب رحمہ ارقام فرماتی ہین کہ درمیان اذان و اقامت کی سنت ہے

کہ سجدہ میں جاوی اور یہ بہی لا اِلٰہَ اِلَّا اَنتَ رَبِّی سَجَدتُّ لَکَ خَاضِعًا
خَاشِعًا یعنے نہیں کوئی معبود مگر توہی رب میرا سجدہ کرتا ہوں میں واسطے
تیرے درا نحالیکہ عاجزی کرنیوالا اور عاجزی کرنیوالا ہوں میں شرم ناک حاجت مند
پہر کہڑا ہوکی اقامت کہی یعنی جو جو کلمے اذان میں کہے ہیں وہی اقامت میں کہے الا
دو مرتبہ اَللہُ اَکبَر اول میں کہے اور صاحب منتخب الاعمال نے کہنا اَشہَدُ اَنَّ
اَمِیرَ المُومِنِینَ کا اقامت میں بہی لکہا ہی اور نیز حدیث سے ثابت ہوتا ہے
کہ جناب سرور کائنات نے فرمایا کہ جہاں میرا ذکر ہو وہاں علی کا بہی ذکر ہو اور بعد
حَیَّ عَلیٰ خَیرِ العَمَل کے دو مرتبہ قَد قَامَتِ الصَّلوٰۃ کہی یعنی قایم ہوئی نماز
پہر دو مرتبہ اَللہُ اَکبَر بطریق مذکور بجالا کے ایکمرتبہ لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہی اور اقامت
مثل اذان ٹہر ٹہر کے نہ کہی بعد اسکے سات تکبیر اس طریق سے کہی یعنے
اول تین مرتبہ اَللہُ اَکبَر کہے اور ہر مرتبہ ہاتہہ مقابل کانونکے بلند کری
پہر یہ دعا پڑہی اَللّٰھُمَّ اَنتَ المَلِکُ الحَقُّ المُبِینُ لا اِلٰہَ اِلَّا اَنتَ
سُبحَانَکَ وَبِحَمدِکَ اِنِّی عَمِلتُ سُوءً وَظَلَمتُ نَفسِی فَاغفِر لِی
ذَنبِی اِنَّہٗ لا یَغفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنتَ یعنی ای باری تعالی توہی
بادشاہ ثابت دایم ظاہر آشکارا اور جدا کرنیوالا حق و باطل کا نہیں کوئی
معبود سوا تیری پاک اور منزہ جانتا ہوں میں تجہکو تمام اون چیزونسی کہ لایق
جلال اور کمال ذات و صفات تیری نہیں ہیں اور حمد اور شکر کرتا ہوں میں تیرا

تحقیق مینے برے کام کئے ہین اور ستم کیا ہی مینے اپنی نفس پر پس بخشدی تو میرے
گناہ تحقیق نہین بخشیگا گناہونکو کوئی سوا تیری ۴ پہر دو حرف اللہ اکبر بطریق
مذکور کہی بعدہ یہہ پڑہی لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ وَ
الشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ وَالْمَھْدِیُّ مَنْ ھَدَیْتَ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدَیْکَ
ذَلِیْلٌ بَیْنَ یَدَیْکَ مِنْکَ وَبِکَ وَلَکَ وَاِلَیْکَ لَا مَلْجَاءَ
وَلَا مَنْجَاءَ وَلَا مَفَرَّ وَلَا ھَرَبَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ سُبْحَانَکَ وَحَنَا
نَیْکَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ سُبْحَانَکَ رَبَّنَا وَرَبَّ الْبَیْتِ
الْحَرَامِ یعنے کہڑا ہونین بیچ خدمت تیری کے کہڑا ہونا بعد کہڑے ہونیکے
یعنی ہمیشہ تیری خدمت مین حاضر ہونین چونکہ مجہکو واسطے نماز کے حکم کیا تونی
مینی قبول کیا ۴ اور لبیک گویا تیری خدمت مین حاضر ہوئین اور یاری کرتا
ہوئین تیری یاری کرنی بعد یاری کرنیکی یعنے ہمیشہ فرمان بردار تیرا ہونین اور
نیکیان دنیا و آخرت کی سب تیری دست قدرت مین ہین اور بدی تجہسے
نہین ہے اور تیری طرف راہ ہی بدی کی اور ہدایت پایا ہوا وہ شخص ہے جسکو
تونی ہدایت کی ہین بندہ تیرا ہون اور کنیز زادہ اور غلام زادہ تیرا ہون تیری
خدمت مین کہڑا ہون ۴ ابتدا وجود میری کی تجہسے ہی ۴ اور بسبب تیری ہے
بقا اور بار وری میری اور واسطے تیری ہین تمام کام میری اور تیری طرف ہے
بازگشت میری نہین ہے کوئی پناہ میری اور جائی امید میری اور گریزگاہ میری

تجہہ سے مگر تیری ہی طرف ٭ پاک اور منزہ جانتا ہوں میں تجہکو اوس خبر سے
کہ تیری لئی سزاوار نہین اور سوال کرتا ہوں مین تجھسے رحمت اور مہربانی پیوستہ کا
اور دایم سبدا تمام برکتونکا تو ہی ہے بہج دینا اور عقبی کے اور بلند تر ہی تو اور آ
عقلون اور وہمونسے مقدس اور منزہ ہی تو ای پروردگار ہماری اور پروردگار
خانہ کعبہ کے یعنی معبود و مقصود عبادت تو ئی ہے نہ خانہ کعبہ اور موہنہ کعبہ
کیجانب لایا ہوں مین بموجب ارشاد تیری ٭ اور بعد دعائی مذکور ہر ایک دفعہ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور نیت نماز کری اور طریق نیتِ نماز یہہ ہے کہ دلمین
قصد کری کہ چار رکعت نماز ظہر یا عصر یا تین رکعت نماز مغرب یا چار رکعت نماز
عشا یا دو رکعت نماز صبح پڑہتا ہوں مین یا پڑہتی ہوں مین واجب قُرْبَةً
اِلَى اللّٰهِ اور بمجرد قصد یعنی ادائی نیت ٭ تکبیرۃ الاحرام یعنی اَللّٰهُ اَكْبَرُ آواز
بلند سے کہی عورت اسقدر پکار کے کہی کہ خود سنلے اور تکبیرۃ الاحرام کہتے
وقت ہاتونکو کانون تک بلند کری مگر تکبیرۃ الاحرام سے بہی چودہ امر
تعلق باین طریق رکہتے ہین کہ سات امر واجب اور سات سنت ہین اور
مفصل انکو بہی عبد ذلیل نہج الآخرت مین گذارش کر چکا ہے الغرض بعد تکبیرۃ
الاحرام کے یہہ دعا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے پڑہے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي
فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ عَلٰى مِلَّةِ
اِبْرَاهِيْمَ وَدِيْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَمِنْهَاجِ عَلِيٍّ

صلوات اللہ علیہ وآلہ حنیفا مسلما وما انا من المشرکین ۝ ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین ۝ لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین ۝ یعنے اپنی روے دلکو متوجہ کیا مینی خالق کیطرف کہ پیدا کرنیوالا ہی آسمانوں اور زمینونکا اور جاننے والا ہی ظاہر اور پوشیدہ کا یعنی توجہ کی مینی ای خدا تیری طرف ایسی حال مین کہ مین اوپر دین خدا پرستی اور دین حضرت ابراہیم اور دین برحق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ اور طریق مستقیم علی مرتضی علیہ السلام کے بیچ اصول اور فروع دین کے ثابت اور راسخ اور قایم ہوں مین اور مسلمان ہوں مین اور بدل کشتی سی بیزار ہوں مین اور سب باطل مذہبونسی یعنی متوجہ طرف توحید باری تعالی اور دین رسول خدا اور ائمہ ہدا کی ہوں مین اور بری ہوں مین شرک جلی سے مانند بت پرستی کے اور شرک خفی ریا سی اور اطاعت اور دوستی سوای ائمہ ہدا سی تحقیق نماز میری اور قربانی میری اور حج میرا اور عبادت میری جو مجھسے ہوئی ہی اور موت میری اور زیست میری یہہ سب خالص ہین واسطی خدا کی کہ پیدا کرنیوالا جہان اور جہانکے سب چیزونکا ہی اور عبادت مین اوسکی کسیکو شریک نہین کرتا ہون مین اور اسی کا حکم ہوا ہی مجھکو اور ویسے مسلمان ہوں مین ۝ اور پوشیدہ نرہی کہ قیام سی انہی ارشادہ امر متعلق ہین از انجملہ پانچ امر واجب اور دس امر سنت اور تین امر مکروہ ہیں اور مفصل انکو عبد ذلیل نہج الاخرت مین گذارش کرچکا ہی اور علی ہذا القیاس قرأت فاتحہ

اور سورے کہی شتیس امر تعلق رکہتی ہین چنانچہ گیارہ امر انمین سے واجب اور
دس امر سنت اور پانچ امر مکروہ اور چہ حرام ہین اور تحقیق انکا بہی کما حقہٗ نتایج
الاخرت مین گذارش کرچکا ہے + الغرض بعد انفراغ دعا نماز کو سنت ہے
کہ کہی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ یا یون کہی اَعُوْذُ
بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ یعنے پناہ پکڑتا ہون
مین اور ملتجی ہوتا ہون ساتہ معبود بحق اور خداوند مطلق کے کہ سنتا ہی تمام گفتگو
خلقت کی اور جاننے والا تمامی معلومات کا خصوصاً تمام اعمال و نیات بندونکا
شر و وسوسۂ دیو فریبندہ و سرکش سے یا دور ماندۂ رحمت حق سی کہ سنگبار ان
کیا اوسکو فرشتون نی جسوقت کہ رکنو گیا آسمانسے یا بہاگ بسبب شہابہ یا ساتہ لعنت خدا
یا لعنت خلق کے اور پہر سورہ حمد شروع کری اور سورہ حمد کے تخصیص سو اسطے
ہے کہ سورہ حمد ہر نماز پنجگانہ کے پہلی اور دوسری رکعت مین قبل سورہ دیگر پڑہنا
واجب ہی پس کہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یعنے شروع کرتا ہون ساتہ نام
اللہ کے کہ لایق بندگی کے ہی اور سب صفات کمالیہ اوسکی واسطے ثابت
ہین اور رحمٰن ہے اوپر تمام خلق کے بسبب زندہ کرنی یا روزی دینی کے اور رحیم
اوپر مومنین کے آخرت مین بسبب مغفرت اور دخول جنت کے اور حضرات ائمہ
اطہار صلوات اللہ علیہم اجمعین سے وارد ہی کہ با بسم اللہ سی بہا اور حسن
ذات الٰہی ہی اور سین سے سنا اور رفعت اور میم سی ملک دربادشاہی اور

اللہ اسم جناب باری ہی اور رحمن سے مراد بخشش و الا جمیع خلایق کا ہے و رحیم سے مراد بخشندہ مومنین ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ یعنی کل تعریفین ثابت ہین واسطے خداوند کریم کے کہ پیدا کرنیوالا اور ترتیب کرنیوالا اور پرورش کرنیوالا سب عالم کا ہی منہ پس جاننا چاہئی کہ حق سبحانہ تعالی نے اٹھارہ ہزار عالم پیدا کئی ہین کہ یہہ دنیا ایک ان مین سی ہی اور وہ سترہ ہزار مسکن روحانیات ہے اور عدد اونکی سوائی حقتعالی کی کوئی نہین جانتا ہی اور ابن کعب سے مروی ہی کہ اٹھارہ ہزار عالم سی مراد اٹھارہ ہزار ملایک ہین چار ہزار پانچ سے بطرف مشرق اور چار ہزار پانچسو بطرف مغرب اور چار ہزار پانچ سو بطرف جنوب اور چار ہزار پانسی بطرف شمال اور ہمراہ انکی اور ملائک ہین کہ عدد اونکی سوائی خدا کی کوی نہین جانتا ہی اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یعنے ایسا خدا کہ بہت رحم کرنیوالا اور رحیم دنیا اور آخرت کا ہی اور آخرت مین بعد حساب و کتاب کے مومنین کو بسبب اپنی رحمت کی بخشیگا اور بہشت مین داخل کریگا اور نعمتیں طرح طرحکی مرحمت فرمائیگا مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ یعنے ایسا خدا کہ جزا دینیوالا روز جزا کا اور بادشاہ قیامت کی دنکا ہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ خاص تجھی کو بندگی کرتے ہین ہم وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اور تجھی سے مدد چاہتی ہین ہم اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ثابت رکھہ تو ہمکو راہ اور طریق محکم پر کہ طریقہ اہل بیت طاہرین ع ہی صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ یعنی راہ محکم

راہ راست اون اشخاص کی ہے کہ جنکو نعمت دی ہی تو نی غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَیْھِمْ نہ راہ اونکی کہ غضب ہے تو اون پر وَلَا الضَّآلِّیْنَ نہ راہ اونکی جو
گمراہ ہین اور بعد انفراغ سورۂ حمد سورۂ دیگر بقصد قربت پڑہی مگر حدیث سے
پہلے رکعت مین بعد خواندن سورۂ حمد سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ کے پڑہنے کی بڑی
فضیلت پای جاتی ہے اور علی ہذا القیاس رکعت دوم مین بعد اختتام
سورۂ حمد فضیلت خواندن سورۂ اخلاص ثابت ہوتی ہے اس لئے ترجمہ
ان دونونکا تحریر ہوتا ہی پس واضح ہو کہ بعد انفراغ سورۂ حمد ایک دم
ٹہر کے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہے کہ معنی اسکے عنقریب گذارش ہو چکے
ہین پہر پڑہی اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ خداوند کریم ارشاد کرتا ہے
جناب سرورکائنات سی تحقیق کہ ہمنی بہیجا قران شریف کو بیچ شب قدر کے کہ وہ شب
انیسوین یا اکیسوین یا تیئیسوین رمضان کی ہی اور حدیث سی ثابت ہوتا ہے
کہ شب قدر ان تینون راتونمین سے ایک رات کو ضرور ہی اور تئیسوین رات کی شب قدر
ہونی پر احادیث کثیرہ دلالت کرتی ہین اور شب قدر اسکو اسواسطی کہتی ہین کہ مقدر
کیا جاتا ہے اس شب کو جو کچہہ کہ تمام سال مین دوسری شب قدر تک ہونیوالا ہے
یعنے حقتعالی شب قدر مین ہر ایک کیواسطی کل امورات جو سال بہر مین ہونیوالے
ہوتی ہین مقرر فرماتا ہی اور یہی واضح ہو کہ شب قدر کے پوشیدہ کرنیمین عین حکمت ہے
یعنے بندہ اسکی امید مین ہر شب عبادت کری اور اسیطرح اسم اعظم کو تمام اسماء حسنی

مین پوشید کیا ہی تا کہ بندہ اسم اعظم کی امید مین تمام نامونکو خدا کی یاد کری اور ایسے
ہی نماز وسطے کو پوشید ہر روز کی پانچون نماز ونمین کیا ہی تا کہ بندہ پانچون نماز
پڑہے اور علی ہذالقیاس دعا کی قبول ہونی کی ساعت کو جمعہ کی ساعتونمین پوشید
کیا ہی تا کہ تمام روز عبادت اور طلب دعا مین مشغول رہی اور اپنی رضامندی
کو طاعت مین پوشیدہ کیا ہی تا کہ ہمیشہ طاعت کیا کری اور اپنی نارضامندیکو
گناہونمین پوشیدہ کیا ہی تا کہ سب گناہونسی پرہیز کرین اور اپنی دوست
کو مومنین مین پوشیدہ کیا ہی تا کہ سب مومنین کی بزرگی کرتے رہین ف
شرف اور عزت اس شب کی یہہ ہی کہ جو مومن یا مومنہ اس شب طاعت خدا
کری تو نزدیک خدا کی قدر ومنزلت والا ہو اور پہر اس شب کی تعظیم مین فرماتا ہے
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ یعنی حقتعالی جناب سرورکائنات سے
مخاطب ہوکی فرماتا ہی کہ کہانسے جانا تونی ای رسول میری کہ شب قدر کیا ہی اور
اوسکا کیا مرتبہ ہی جب تک ہم نفرمائین * پہر حق تعالی نے ہماری تعلیم کیواسطے
اپنی حبیب کیطرف مخاطب ہوکی ارشاد کیا لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ
یعنے شب قدر بہتر ہی ہزار مہینونسی یعنے عبادت شب قدر بہتر ہی ہزار مہینونکی
عبادت سی جو سوای شب قدر کی ہون لہذا عبادت کنندہ ولائی اہل بیت
رکہتا ہو اور حضرت امام حسن ع فرماتی ہین کہ رسول خدا نی ارشاد کیا کہ
مینی خواب مین دیکہا کہ بندر میری منبر پر چڑہتی اور اوترتی ہین اس خواب سے

مجھکو بہت رنج ہوا پس جبرئیل ع نازل ہوئی اور بیان کیا کہ وہ بنی امیہ مین جو
ایکی منبر پر چڑہین گے اور بعد آپکی بادشاہی کرینگی مینی دریافت کیا کہ سلطنت انکی
کتنی دنونکی ہوگی کہا ہزار مہینی کی مین یہہ بات سنکر بہت ملول ہوا جبرئیل ع
نے مجھکو تسلی دی اور سورہ قدر لائی اور کہا کہ شب قدر بہتر ہی بنی امیہ کے
ہزار مہینی کی بادشاہت سی کہ جسمین شب قدر نہو اور یہی فرمایا رسول خدا
نے کہ جو مومن یا مومنہ شب قدر کو بیدار رہا اور عبادت خدا مین مشغول رہا ہے
تمام گناہ اوسکی بخشی جاتی ہین اور احادیث کثیرہ سی نزول ملائکہ شب قدر
کو اون شخصونکی گہر مین کہ جہان کتا یا سور یا شراب یا تصویر یا ناپاک جنابت
والا نہو پایا جاتا ہی اور پروردگار عالم خود بہی ملائکہ کی نزول مین خبر دیتا ہے
تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ نازل ہوتی ہین فرشتے زمین پر وَالرُّوْحُ اور جبرئیل ع
فِيْهَا بیچ اوس شب قدر کی اور بعض روایت سی ثابت ہوتا ہی کہ روح ایک
فرشتہ بہت بزرگ ہی اور جبرئیل ع سے بہی زیادہ فضیلت رکہتا ہی چنانچہ
وہ فرشتونکی ہمراہ آتا ہی اور وہ فرشتے غروب آفتاب سی طلوع آفتاب تک
زمین پر رہتی ہین اور بعض کا قول ہی کہ مراد روح سی حضرت عیسے ع ہین کہ
ہمراہ فرشتونکے آتی ہین اور بعض کہتی ہین کہ مراد روح سی حضرت سرور کائنات
ہین کہ اوس شب کو نزول جلال فرماتی ہین اور بعض بیان کرتے ہین
کہ مراد روح سے وحی ہی کہ فرشتے وحی لیکر آتی ہین اور صحیح یہہ ہے کہ

مراد اوس سی جبرئیل ہین ہمراہ ملائکہ آتی ہین کہ اونکو زمین کے رہنی والونسی شناخت بہت ہی اور شیعو ملکے گہر وہین جاتے ہین اور جبرئیل شیعونسی مصافحہ کرتی ہین اور علامت مصافحہ کی رقت قلب اور انکہونسی اشکونکا نکلنا ہے بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ ساتھ حکم پروردگار اپنی کے مِّن كُلِّ أَمۡرٍ ہر کام کیواسطی جو خداوندکریم مقدر کرتا ہے اوس شب کو سال آیندہ تک سَلَامٌ هِيَ سلامت ہی وہ شب برائیونسے اور بلاؤنسی اور شیاطین کی آفتونسے یا یہہ کہ سلام ہی خدا کے دوستون پر اور طاعت کرنیوالون پر حَتَّىٰ مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ نکلنے صبح تک یعنی یہہ سلامتی اور خیر اور برکت صبح کی نکلنے تک ہے ✤ اور بعد انفراغ سورۂ مذکور ایکدم ٹہرکے ہاتونکو تکبیر کیواسطے کانون تک بلند کری اور زبان سی اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور رکوع مین جاوی دونون ہاتہونسی دونون گہٹنونکو پکڑی اور زانون کو پیچہی نکالدیوے اور بازو دونون کہلے رکہی اور سر گردن اور پشت اس طریق سی برابر رکہی کہ اگر ایک قطرہ پانی کا پشت پر ڈالاجاوی تو ٹہرا رہی اور رکوع مین آنکہین بند رکہے یا نظر کو دونون پاؤنکے بیچمین رکہے اور گردن کو برابر دراز رکوع مین بطریق مذکور رکہی کہ مراد اس سے یہہ ہے کہ مین اپنی گردن خدا کی بندگی سی ہرگز نہین کہینچونگا اور سر کو اوسکی اطاعت سی نہ اوٹہاونگا اگرچہ میری کوئی گردن بہی مارے اور واضح ہو جو کوئی شیعہ رکوع اچہی طرح دلسے بجالاتاہے تو حق سبحانہ تعالی اپنی نور سے اوسکی زینت کرتا ہی اور کبریائی کے سائی مین پناہ اوسکو دیتا ہی اور خلعت

اصفہانی کا اوسی پہناتا ہی رکوع ادب اور اطاعت ہی اور یہہ بہی یاد رہے کہ رکوع
کرنا رکن نماز ہی اور رکوع سی چہبیس امر متعلق ہین کہ چہہ امر واجب او سوالہ امر سنت
اور چار امر مکروہ ہین او مفصل انکو بہی حقیر نہج الاخرت مین گذارش کر چکا ہی
اور جب حد رکوع پر پہنچ جاوی تو ذکر رکوع بہی واجب ہی اور ذکر رکوع مین خواہ
تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہ ذکر صغیر ہے خواہ ایکمرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَ
بِحَمْدِہٖ کہ ذکر کبیر ہے قصد وجوب سی کہی اور تین مرتبہ یا پانچمرتبہ یا سات مرتبہ
یا اور زیادہ ذکر کلان کا رکوع مین ذکر کرنا سنت ہی اور معنی اسکے یہہ ہین کہ پاک
اور منزہ جانتا ہون مین اپنی خالق عزوجل کو ہر چیز سے جو اوسکی شان کے لائق نہین
ہی اور شکر اور تعریف کرتا ہون مین اپنی پروردگار کی اور حالت رکوع ہی مین ذکر
رکوع کو بہی تمام کری اور جب ذکر رکوع تمام کرنا منظور ہو تو بہتر ہے کہ ذکر صغیر مین
اللّٰہ کی ھ کو اور ذکر کبیر مین بِحَمْدِہٖ کی ھ کو جزم سی پڑہی یعنی بسکون پڑہے
زیر سے نہ پڑہی تا حد تمام ہونی کی ثابت ہو اور روایت ہی کہ جو رکوع کو بطریق
مذکور بجا لاوی تو وحشت قبر سی ہمیشہ امنیت رہیگا اور جب رکوع سی فارغ ہو تو سیدہا
درست کہڑا ہو اور ایکدم توقف کری اور سیدہی رہنی مین سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ
حَمِدَہٗ بہی قصد سنت سی کہی یعنی سنا اللہ تعالے نی اپنی تعریف کو جس
شخص نے کہ اوسکی تعریف کی اور جزائی خیر اوسی دی پہر اللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر سجدہ مین
جاوی پہلی ہاتہونکو زمین پر پہنچاوی بعد ازان گہٹنی پہر پیشانی سجدہ گاہ پر رکہے

اور سجدہ مین سات عضوؤن کا لگانا یعنی ماتھا اور دونو ہتیلی اور دونو گھٹنی اور دونو
پاؤن کے انگوٹھونکی سری واجب ہین اور ناک کے سری کو زمین پر لگانا سنت ہے
اور سجدہ مین ہاتھونکی اونگلیان ملاکی قبلہ رو رکھی اور سرین کو پاؤن سے بلند رکھی اور
ساتون اعضاؤن پر برابر بوجہہ رکھی یعنی کسی اعضا پر کم یا زیادہ وزن نہ ڈالے
اور بغلین کشادہ رکھی عورت رکوع اور سجود مین اپنی بدنکو ملاکی رکھی اور ہاتون کو
کہنیون تک زمین پر بچھاوی اور بازؤنکو ملاکی رکھی اور معلوم ہو کہ مراد سجود سے
یہہ ہے کہ خدایا اصل میری ہن خاک ذلیل سے ہی کہ ہر کس وناکس اوس پر گہستا ہے
اور سر اوٹہانا جسے یہہ مراد ہی کہ خدایا تو ہی نی مجھی اسی خاک سی پیدا کیا ہے
اور اسی خاک سی اوٹہایگا اور مراد دوسرے سجدہ سی یہہ ہی کہ اے خداوند بار دگر بہی تو
مجہی اسی خاک سے پیدا اور زندہ کریگا اور بوقت سجدہ ناک کو بہی سجدہ گاہ پر
رکھی مگر اوس صورت مین کہ سجدہ گاہ تری ہو اور سجدہ مین نظر اپنی ناک کی طرف رکھی
اور ذکر سجدہ کری کہ مثل ذکر رکوع واجب ہے اور ذکر سجود مین خواہ تین مرتبہ سبحان اللہ
یا ایکمرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ قصد واجب سی کہی اور معنی اسکے
یہہ ہین کہ پاک اور منزہ اور مقدس جانتا ہومین اپنی خالق کو کہ نہایت بلند ہے
از روی مرتبہ کے اوس چیز سے کہ لایق بلندی اور رفعت اوسکی کے نہین ہے
اور مشغول ہومین اوسکی تعریف اور ثنا مین اور نبی اور آل نبی پر صلوات بہیجنا ذکر ہی اور ذکر
سجدہ کو سجدہ ہی مین تمام کری اور تین یا پانچ یا سات مرتبہ یا زیادہ ذکر ہر

سجدہ سجدہ مین کرنا سنت ہی حدیث مین وارد ہی کہ جب مومن سجدہ مین طول
دیتا ہی تو شیطان فریاد کرتا ہی اور یہ کہتا ہی کہ وای وای آدمی نی تو اطاعت اور
تابعداری حقتعالی کی کی اور مینی نافرمانی کی اور آدمی نی سجدہ کیا اور مینی سر کشی
کی اور واضح ہو کہ سجدہ سی باہیس امر تعلق رکھتی ہی از انجملہ دس واجب
اور پچیس امر سنت اور دو امر مکروہ ہین اور حقیر مفصل انکو نہج الاخرت مین گذارش
کر چکا ہے الغرض بعد انفراغ ذکر سر سجدہ سی اوٹھاکی دو زانون کا طریق سے
بیٹھے کہ پشت قدم راست شکم قدم چپ پر ہو اور دونون گھٹنی ہی زمین سے
ملحق ہون یعنی جڑنا گھٹنی پر ہو اور عورت اپنی تلوی دونون زمین پر رکھکی اور
گھٹنونکو اوٹھاکے چھاتی سے ملاکے سمٹ کے قصد سنت سی بیٹھی اور اگر
زانون زمین سی نہ اوٹھاوی اور سب عضو اپنی ملاکے دو زانون ہی بیٹھے
تو بہی مضایقہ نہین ہے اور بیٹھتی ہی اَللّٰہُ اَکْبَرْ دونون ہاتھ کانون تک
بلند کرکے کہی اور بعدہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہے یعنے
بخشش چاہتا ہون مین اپنے اللہ سی اور توبہ کرتا ہون مین اوسکی درگاہ مین پہر تکبیر کہکی
دوسرا سجدہ بطور سجدہ اول بجالاوی اور ہر سجدہ مین جب ذکر سجدہ تمام
کر ہی تو ذکر کبر کے اخیر حرف کو جزم سی پڑہی جیسا رکوع مین گذارش ہوا ہی
سجدہ ثانی سے سر اوٹھائی اور بطریق مذکور بیٹھی اور اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہکی
لمحہ توقف کرکے اوٹھی بِحَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہتا ہوا

سے ایسکے یہہ ہین کہ سات قوت خدا کی کہ بلندی اس سے کہ عقل و ادراک وسی پہنچ سکے
اور ساتہہ قدرت اور توانائی اوسکی اوٹھتا اور بیٹھتا ہو نمین اور آقعد کی الت پیش ع
حال وقف مین سکن پڑہی اور کہڑے ہو نمین پہلے گہٹنے اوٹہائی بعدہ ہاتہہ + اور عورت
پہلی ہاتونکو اوٹہائی بعدہٗ زانوؤن کو + جب درست کہڑا ہو تو بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہکی الحمد پڑہے اور پہر سورہ اخلاص پڑہی کہ صورت اوسکی یہہ ہے +
بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ قل یعنے کہہ ای محمد اوس شخص سے کہ جو خدا کی نسبت سے
سوال کرتا ہی ہو اللہ وہ ہی ہے خدا اور اللہ نام ہے ذات واجب الوجود
مستجمع جمیع صفات کمالیہ کا احد ایک ہے اپنی ذات و صفات مین اللہ الصمد
خدا بی نیاز اور بی احتیاج ہے اور پناہ ہی سب محتاجون اور عاجزونکی او
نہ کہاتا ہی اور پیتا ہے اور نہ سوتا ہے لم یلد کوئی چیز اوس سے پیدا نہین ہوتی
ہے مثل فرزند کے یا مانند اور کثیف چیز کے جیسیکہ مخلوقات سی پیدا ہوتے
ہین مثل بول اور براز اور ریم اور عرق وغیرہ کی اور نہ کوئی لطیف چیز
اوسمین سے نکلتے ہی مثل روح اور نفس کے اور نہ عوارض اوسکی واسطے ہین مثل نی
اور دیکہنی او غم اور خوشی اور ہنسنی اور خوف اور امید اور بہوک
وغیرہ کے کہ کوئی چیز انمین سے اوسمین پیدا نہین ہوتی ہے ولم یولد نہ
کسی چیز سے پیدا ہوا اور نہ کسی چیز مین سے نکلا جیسے کہ حیوان حیوان سے
پیدا ہوتا ہی اور گہانس زمین سی نکلتی ہے اور پہل پہول پتی درختونمین سے

اور پانی پہاڑ، زمین مین سی اور بینائی آنکہہ مین سے بلکہ وہ صمد ہی کہ نہ کسی چیز مین سے اور نہ کسی چیز کے اندر اور نہ کسی چیز کے اوپر اور نہ کسی چیز کی نیچی بلکہ وہ پیدا کرنیوالا سب چیزونکا ہی اور فنا کرنیوالا ہی سب چیزونکا ہی وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ اور نہین ہے واسطے اوس خدا کے کُفُوًا ہم جنس اور مثل اَحَدٌ یعنی اوسکا کوئی مثل اور نظیر اور مشابہ ذات اور صفات مین نہین ہے اور سنت ہی کہ جب یہہ سورہ نماز یا غیر نماز مین پڑہی تو بعد ختم سورہ تین مرتبہ کَذٰلِکَ اللّٰہُ رَبِّی کہے یعنے ایسا ہی ہے پروردگار غفار میرا بعدہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور ہاتونکو کانون تک اوٹہائی اور پہر ہاتونکو برابر مونہہ کے محاذی آسمان واسطے دعا کی بعد اسکے اور کعب دست کو باہم ملا کی پہیلاوے اور نظر ہتیلیون کیجانب کہی اور پہر یہہ کلمات کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا فِیْھِنَّ وَمَا بَیْنَھُنَّ وَمَا فَوْقَھُنَّ وَمَا تَحْتَھُنَّ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنے کوئی معبود نہین ہے بجز خدای یکتا کے کہ جامع ہی جمیع صفات کمال کا بردبار ہی بخشندہ ہی اور نہین ہے کوئی معبود لایق پرستش مگر حقتعالی کہ وہی بلند مرتبہ اور بزرگ ہی اور پاک اور مقدس ہے وہ خدا کہ پروردگار ہی ہفت آسمان کا اور زمین ہاے ہفت گانہ کا اور پروردگار ہی اوس چیز کا کہ بیچ اس مین اور آسمانکی

اور جو کچھ کہ درمیان انکی ہی اور جو کچھ کہ اوپر انکے ہے اور جو کچھ کہ نیچے انکی ہی اور پروردگار عرش عظیم کا
ہے اور علم تعریف ثابت ہو مین واسطی اللہ کے ایسا اللہ کہ روزی دینی والا تمام عالم کا ہے
اور واضح ہو کہ ان کلمات کو کلمات فرج کہتی ہین اور مستحب ہے کہ وقت جان
کندن اور وقت تلقین بہی انہین پڑہی قبض روح بہ آسانی ہوگی اور
قنوت جتنا طویل پڑہی بہتر ہے اور قنوت کی معنی دعا مانگنی کے ہین
پس صلوۃ قبل قنوت ضرور ہی پڑہی کیونکہ حدیث مین وارد ہی کہ دعا
بغیر صلوۃ کے قبول نہین ہوتی ہی پس چاہئی کہ بعد کلمات فرج یہہ پڑہا ہے
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ رَبِّ عَامِلْنَا بِفَضْلِكَ وَلَا تُعَامِلْنَا بِعَدْلِكَ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۞ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۞ یعنے ای پروردگار رحمت
اور درود بہیج اپنی پیغمبر برحق محمد اور اونکی آل پر اور ای پروردگار میری معاملہ
کر تو ہمسی ساتھ فضل اپنی یعنی صرف تو اپنی فضل کو کام فرما اور کام مین لا تو
ہمارے لئی عدل اپنا یعنی ہم ایسی گنہگار اور خوار ہین کہ عدل مین ہمارا مطلق
ٹھکانا نہین ای پروردگار ہماری گناہ بخشدی اور ہمپر رحم کر اور عافیت دے
ہمکو دردون اور بیماریون اور بلاؤن اور فتنونسی یعنی ای قادر مطلق تو
ہمکو ہر ایک بیماری اور بلاسی اپنی حفاظت مین رکہہ اور عفو کر خطائین
ہماری دنیا اور آخرت مین تحقیق تو ہر ایک شی پر قادر اور توانا ہی ور بعد

دعائے قنوت صلواۃ پڑھکی اللہ اکبر کہے اور رکوع اور سجود موافق رکعت
اول مع استغفار بجالاوی جب دونون سجدونسی فارغ ہو تو بطریق مذکور
درست بیٹھی اور تشہد پڑہے مگر یاد رہے کہ تشہد سی بہی اٹھارہ امر باین
حسنا متعلق ہین کہ نو امر واجب اور آٹھہ امر سنت اور ایک امر مکروہ مع سد
دلیل مفصل انکو ہی نہج الآخرت مین گذارش کرچکاہی اور صورت تشہد مختصر
یہہ ہے اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنَّ
مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ٭ پس اگر وقت
نماز قلیل ہو تو اسی تشہد پر اختصار کری تشہد طولانی نہ بجالائی ٭
اور معنی اسکے یہہ ہین کہ گواہی دیتاہون کہ کوئی سوائے معبود حقیقی کے
لایق عبادت کی نہین ہے اور وہ یکتا اور لاشریک ہے اور گواہی دیتاہون
کہ تحقیق حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بندہ مقبول اور رسول
برحق اسکے ہین یا خدا رحمت اور درود بہیج اوپر محمد اور آل محمد کے دنیا اور آخرت
مین ٭ اور اگر وقت نماز کثیر ہو اور ثواب فراوان مطلوب ہو تو یہہ تشہد پڑہے
بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَخَیْرُ الْاَسْمَاءِ کُلُّہَا لِلّٰہِ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ
بَشِیْراً وَّنَذِیْراً بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ
تَقَبَّلْ شَفَاعَتَہٗ فِیْ اُمَّتِہٖ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ ٭ اور معنی اسکی یہہ ہین کہ

یاری ڈہونڈتا ہون مین ساتھہ نام بزرگ خدا کی کہ سزاوار پرستش کے ہی اور ساتھہ خدای
واحد کے کہ تمام تعریف مخصوص اوسی کے لئے ہی اور بہترین اسم تمام واسطے خدا کی مین
اور گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی سوائے خالق عزوجل کے لایق عبادت اور پرستش کے
نہین ہے اور وہ وحدہ لاشریک ہے اور گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق محمد بندہ اوسکا
ہے اور بلاشک بہیجا ہوا اوسکا ہے یعنی فرستادہ خدا ہی ساتھہ راستی اور
درستی کے اور بشارت دینی والا ہی اہل ایمان اور اہل حق کو ساتھ رحمت اور
فضل خدا کے اور ڈرانی والا ہی غیر اہل حق کو یا اہل معاصی کبائر کو عقوبت اور
عدل خدا سی کہ روز قیامت مین ہوگا ای خدا رحمت اور درود بہیج اوپر محمد اور
آل محمد کے دنیا و آخرت مین اور ای پروردگار قبول کر تو شفاعت اوسکی بیچ امت
اوسکی کے اور بلند کر تو درجہ اوسکا پس اگر دو رکعتی نماز ہو تو بعد تشہد مذکور
سلام بجا لائی اور نماز سی فارغ ہوا اور اگر نماز مغرب ہو تو سلام نہ بجا لائی صرف
تشہد پڑہکر بِحَولِ اللهِ تَعَالیٰ وَقُوَّتِهٖ اَقُومُ وَاَقعُدُ کہ ذکر استادن کہتا
ہوا کہڑا ہو پہر قصد واجب ہے خواہ ایک بار سورہ حمد خواہ تسبیحات اربعہ پڑہی اور تین دفعہ تسبیحات معہ از
کا پڑہنا احوط و افضل ہے پس بعد الفراغ تسبیحات اربعہ سورہ دیگر شروع نکری رکوع و سجود
وغیرہ بطریق مذکور بجا لاکی تشہد پڑہ کے سلام بجا لائی اور نماز سی فارغ ہو
+ اور اگر نماز عشا یا نماز ظہر یا نماز عصر یعنی چو رکعتی نماز ہو تو بعد اتمام رکعت سوم
ذکر استادن کہتا ہوا کہڑا ہو جاوی اور تسبیحات اربعہ یعنی سُبحَانَ اللهِ وَالحَمدُ

لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہکے رکوع وسجود وتشہد وسلام وغیرہ
بطریق مذکور بجالاکی نمازکو تمام کری اور نماز سی فارغ ہوئے اور واضح ہو کہ سلام
سے ستر ہ امر متعلق ہین کہ پانچ امر انمین سے واجب ہین اور بارہ سنت اور مفصل
انکو بھی تحیف نہج الاخرت مین گذارش کرچکا ہے ۴ اور یہہ بھی واضح ہو کہ
سلام تین ہین چنانچہ پہلا سلام یہہ ہے پس چاہیے کہ بعد تشہد کے نماز صبح مین بعد
دو رکعت کی اور مغرب مین تین رکعت کی اور عشا اور ظہر اور عصر مین بعد چوتھی
رکعت کی بقصد قربت کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ
وَبَرَکَاتُہٗ ط اور یہہ بھی یاد رہی کہ یہہ سلام سنت ہی اور داخل تشہد ہے
پہر دوسرا سلام بجالاوی اور صورت سلام دیگر یہہ ہے السلام علینا وعلی عباد
اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ط بعدہ سلام ثالث بجالائی اور صورت سلام ثالث یہہ ہے
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط اور یہہ بھی واضح ہو کہ ان دونون
سلامونمین جسس سلام کو پہلی نماز سی باہر ہونیکی نیت سی پڑہی تو نماز سی باہر ہوجاتا ہے
مگر احوط ہی کہ نیت خروج اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پر کرے
اور ان دونون سلامونکی یعنی دوسرے اور تیسری سلام کے واجب و سنت
ہونیمین اختلاف ہی یعنی بعض کے نزدیک دوسرا سلام واجب اور تیسرا سلام سنت
اور بعض کے نزدیک تیسرا سلام واجب اور دوسرا سنت المختصر ان تینون
سلامونکو بہ ترتیب بجالائی اور سلام بجالانی وقت بھی کف دست راست کو

اونگلیان ملاکی ران راست پر رکہی اور اسیطرح کف دست چپ کو اونگلیان باہم ملاکی ران چپ پر رکہی اور واضح ہوکہ کہنا تسلیم کا اسقدر بلند کہ اپنی کانونمین اواز جاوی یعنی اپنی کہنی کو آپ سنلی واجب ہی اور معنی پہلی سلام کے یہہ ہین کہ سلام میرا اور رحمت اور برکتین خدا کی تمپر ہوں اے رسول خدا پس پہلی سلام مین قصد سلام جانب رسول مقبول کری اور معنی دوسری سلام کے یہہ ہین کہ سلام اور رحمت خدا اوپر ہماری اور بندہ گان شایستہ خدا پر ہو اور مراد بندہ گان شایستہ سے سب نبی اور چہاردہ معصوم علیہم السلام ہین پس سنت ہی کہ اس سلام کو بقصد ابنیا او رچہاردہ معصوم بجالائی مہ اور معنی تیسری سلام یہہ ہین کہ سلام اور رحمت اور برکت خدا تمپر ہو ای مومنو اور تمہاری عورات مومنہ پر اور اس سلام مین دو لوفرشتہ کہ ساتہہ ہین یا سب فرشتہ اور جمیع مومنین اور مومنات کے سلام کا قصد کری ٭ اور نماز جماعت مین پیش نماز ماموین کو داخل کری اور ماموین پیش نماز اور تمام مومنین کو ٭ اور جناب شیخ بہاوالدین محمد عاملی علیہ الرحمہ ارقام فرماتی ہین کہ پیش نماز کو سلام بجالانا اواز بلند سی سنت ہی اور ماموین کو آہستہ اور بعد الفراغ ہر سہ سلام تین دفعہ اللہ اکبر کہی اور ہاتہہ کانون تک لیجائی بعد تسبیح حضرت فاطمہ زہرا جسطرح تسبیح کی دانہ ہای خاک کربلا پر پڑہی کہ بغایت ثواب ہی اور صورت تعداد خواندن تسبیح حضرت یہہ ہی کہ چونتیس دفعہ اللہ اکبر اور تین تیس دفعہ الحمد للہ اور تین تیس دفعہ سبحان اللہ اور ایک دفعہ لا الہ الا اللہ کہی بعد سو

قرآن اور ادعیہ بطور تعقیب پڑہی اور ہر ایک تعقیبات اپنی اپنی جگہہ پر ذکور مین
اور حقیر بہی نہج الاخرت مین گذارش کرچکا ہی اور پڑہنا آیۃ الکرسی اور سورۂ اخلاص
اور ادعیۂ صحیفۂ کاملہ کا ثواب عظیم رکہتا ہی اور بعد انفراغ تعقیب سجدۂ شکر
بجالائی ہرگز ترک نکری کیونکہ بجالانا سجدۂ شکر کا نہایت ثواب ہی اور موجب
خوشنودی حق سبحانہ تعالی ہے اور ملائکہ کو بہی بہت پسند ہی چنانچہ کتاب
تہذیب مین ہے کہ جب مومن یا مومنہ بعد انفراغ نماز و تسبیح و تعقیب سجدۂ شکر
بجالاتا ہی تو حقتعالی فرشتونسی فرماتا ہی کہ دیکہو تم میری بندی کو کہ عبادت
میری بجالایا اب سجدہ کرتا ہی اس بات کی شکر کا کہ مینی توفیق اوسی عطا کی
پس جزا اسکی کیا ہی فرشتے عرض کرتے ہین کہ خدایا تیری رحمت پہر حقتعالے
ارشاد کرتا ہی اور کیا جزا ہی اسکی ملائکہ عرض کرتے ہین کہ بہشت پہر حق تعالی ارشاد کرتا ہی اور کیا
جزا اسکی عرض کرتے ہین کفایت مہمات پہر فرماتا ہی اور کیا ہی جزا اسکی یہان تک کہ نہین
باقی رہتی کوئی چیز عمدہ اور نیک مگر یہہ کہ فرشتے کہتی ہین اوسکو پہر حقتعالے فرماتا ہی کہ کیا
جزا اسکی ملائکہ عرض کرتے ہین کہ خدایا اب ہم نہین جانتے پس حق سبحانہ تعالے ارشاد
کرتا ہی کہ مین بہی شکر اسکا ادا کرونگا جیسا کہ اسنے میرا شکر ادا کیا اور فضل و رحمت
دیکہاؤنگا اور ترکیب مختصر سجدۂ شکر کی یہہ ہے کہ سجدگاہ خاک کربلا پر پیشانی
رکہی اور اونگلیان اسمین ملاکی دونون کف دست کو سجادہ پر رکہے
اور سینہ و شکم کو بہی سجادہ سی ملادیوی اور سو مرتبہ اَلْعَفْوُ اَلْعَفْوُ کہے اور

اور اگر وقت قلیل ہو تین دفعہ کہنا کافی ہے پھر داہنی طرف اور بائین طرف کے رخسار کو سجدہ گاہ پر رکھکے سو سو دفعہ اور جو ممکن نہو تو تین تین دفعہ یَا اَللّٰہُ یَا رَبَّاہُ یَا سَیِّدَاہُ کہے پھر پیشانیکو سجدہ گاہ پر رکھی اور شُکْرًا شُکْرًا سو دفعہ کہی اور اگر نہو سکی تو تین دفعہ اور حضرت امیر المومنین عٗ فرماتی ہین کہ بہترین سخن نزد خدا یہہ ہے کہ بندۂ مومن یا مومنہ سجدہ مین کہی اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اور کتاب من لا یحضر مین حضرت امام جعفر صادق عٗ سی وارد ہی کہ ہرگاہ بندہ سجدہ مین یَا رَبِّ یَا رَبِّ کہی جب تک سانس فاکری تو حقتعالی فرماتا ہے لَبَّیْكَ کیا حاجت رکھتا ہی تو اور فرمایا کہ ہرگاہ تین مرتبہ سجدہ مین کہی یَا اَللّٰہُ یَا رَبَّاہُ یَا سَیِّدَاہُ حقتعالے یہی فرماتا ہی پس بعد انفراغ سجدۂ شکر دعا مانگی کیونکہ دعا مانگنا حقتعالی کو کمال پسند ہی چنانچہ وہ ارشاد کرتا ہی فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ پس اس آیہ کی خلاصہ معنے جو حضرت امام جعفر صادق نے ارشاد کئی وہ یہہ ہین کہ جب نماز سی فارغ ہو تو تعقیب اور دعا مین مشغول ہو اور حاجات اپنی حقتعالی سی طلب کرو اور اپنی امیدین غیر اوسکی سی قطع کرو اور احادیث کثیرہ سی بہی ثابت ہوتا ہی کہ دعا مانگنا حقتعالی کو بہت پسند ہے چنانچہ اہلبیت طاہرین علیہم السلام سے وارد ہی کہ خداوند عالم کسی چیز کو پسند نہین کرتا ہی دعا مانگنی کے مقابل مین پس لازم ہے کہ بعد انفراغ نماز و تسبیح و تعقیب وغیرہ ہر ایک بندہ اپنی اور برادران ایمانی کی حاجتین معبود حقیقی سے طلب

باطل ہمین ہووے شک ۞ تو وہ باطل نماز ہی ہے ۞ مغرب و صبح کی نماز مین ہو ۞
رکھو نما جو شک ہی باطل ۞ صورتین پانچ شک کی مشہور ۞ جاننا جنکا ہی بہت ہی ضرور
۞ ہمین بنا جاننی نماز صحیح ۞ کہ حاشیہ مین کی ہے یون تصریح ۞ صورت پہلی ۞ بعد اکمال دو نو سجدون کے
شک جو دو تین مین ہووے ۔ تین رکعات تو رکھکے بنا ۞ کر تمام دو نماز کو اور بجا ۞ رکعتین دو نشستہ ہی وانا
۞ یا ایستادہ ۔ تو بجا لانا ۞ احوط اسمین اعادہ ہے مرقوم ۞ پہلی صورت یہہ شک کی ہو معلوم ۞ صورت دوسری
شک اگر تین اور چار مین ہو ۞ رکھہ بنا چار پر تمام کرو ۞ پھر دو رکعت نشستہ لاو بجا ۞ اسطرح سمجھہ لو حکم خدا
صورت تیسری ۔ دو چار مین اگر ہو شک ۞ رکھہ بنا چار پر تو ای زیرک ۞ اور استادہ رکعتین دو ۞
اسمین احوط اعادہ ہی سمجھو ۞ لیکن اکمال سجدتین کی قید ۞ سمجھہ اندر رکھہ نجات کی امید ۞ صورت
چوتہی شک جو دو تین اور چار مین ہو ۞ بعد اکمال سجدون کی سمجھو ۞ رکھہ بنا چار پر تو ای پیشان
۞ اور یہہ سن حکم شرع کو ہر آن ۞ دو تو استادہ دو نشستہ بجا ۞ رکعتین اسمقام مین تو لا ۞ صورت
پانچوین شک اگر چار اور پانچین ہو ۞ دونون سجدون کے بعد پھر سمجھو ۞ ہو چکے فارغ نماز سے تو بجا ۞
لانا دو سجدے سہو کے تو بجا ۞ گر میان دو سجدہ شک یہہ ہو ۞ تو بھی دو سجدے سہو کی کیجو ۞
لیکن احوط اعادہ ہی اسدم ۞ قول شارع کا یہہ کیا ہی رقم ۞ اور جو بعد رکوع و قبل سجود ۞
شک ہے ایسا نماز مین موجود ۞ پھر بھی دو سجدہ اور اعادہ ہے ۞ یاد رکھہ دل مین گر ارادہ ہے
۞ اور پیش از رکوع کے شک جو ہو ۞ چار اور پانچ مین تو یہہ سن لو ۞ چار پر رکھہ بنا بحکم خدا
۞ پھر دو رکعت نشستہ لاو بجا ۞ سجدہ دو سہو کے بھی کر لیجو ۞ نہ فراموش یہہ سخن کیجو ۞
اور نیت نماز شکیات اسطرح کرے کہ ایک رکعت نماز احتیاط کی یا دو رکعت واسطے

شک کے کہ نماز ظہر مین مثلاً مجھسے ہوا تھا پڑھتا ہون واجب قربۃً الی اللہ بعد اوسکے اللّٰہ اکبر
کہے فقط سورہ حمد پڑہے دوسرا سورۃ نہ پڑہے اور عوض حمد کے تسبیحات اربعہ نہ پڑہے ظاہراً قنوت بہی نہ پڑہے
اور تشہد و سلام بجا لاوے بیان احکام سجدۂ سہو کی نو چیزین موجبات سجدہ سہو کی ہین بعضے
مین اتفاق بعضے مین اختلاف ہے پہلے بات کرنا دو حرف یا زیادہ یا ایک حرف تام الفائدہ کہ دعا
و ذکر قرآن نہو اور اسمین کہ یہہ موجب سجدہ سہو کے ہے دوسری اگر شک کرے چوتہی اور پانچوین
رکعت مین بعد اکمال دونون سجدونکے تیسرے سجدے کے واجب ہوتی ہین پہلے تشہد کے بہولنے سے اور
بعد رکوع یاد آوے اور صلوات کا بہولنا بشرطیکہ محل اسکا گذر گیا ہو پس اوس صورت مین واجب ہے
کہ جو بہولا ہو بعد سلام کے بجا لاوے بعد اوسکے دو سجدۂ سہو کے کرے اگر دو چیزین بہولا ہو اوسی
ترتیب سے کہ حسب طور بہولا ہو بعد سلام کے بجا لاوے پہر ہر ایک کے لئے دو سجدے سہو کے کرے مثلاً نماز
ظہر مین تشہد اول بہول گیا اور ایک سجدہ تیسری رکعت سے فراموش کیا ہو پہلے تشہد بجا لاوے
اور نیت اسطور کرے کہ تشہد فراموش شدہ نماز ظہر کا بجا لاتا ہون ادا واجب تقرب بخدا
اگر وقت گذر گیا ہو بجاے ادا قضا کہے بعد اوسکے سجدہ فراموش شدہ بہی اسطور سے
بعد اوسکے اول سجدہ تشہد کے سہو کے بجا لاوے بعد آن سجدہ بہولے ہوئے کے سجدہ سہو
کرے تو بہتر ہے اور نیت کرے کہ دو سجدۂ سہو واسطے سہو کے کہ نماز ظہر مین کیا ہے بجا لاتا
ہون واجب تقرب بخدا چوتہی سجدے سہو کے واجب ہوتی ہین اسطرے بہولنے سجدہ کے پہلے
کے اوس وقت کہ بعد رکوع کے یاد آوے ازروے احتیاط بجا لاوے پانچوین جب کہ سلام بہولے سے
بے موقع پڑہ جاے چہٹی حسب وقت کہ بہولے سے کہڑا ہو بیٹہنے کے مقام مین یا اور بیٹہ جاے

کھڑی ہونیکے مقام مین تو اس صورتمین سجدے سہو کے احوط ہین یا تو مین واسطے ہر ایک کمے اور
زیادتی کے کہ نماز مین واقع ہووے اسمین بھی بعضی سجدہ سہو واجب جانتا ہی آٹھوین
اوس مقام مین کہ شک ہو درمیان تین و چار رکعت کی اور ظن کا غلبہ ہو طرف رکعت چوتھی
کے تو نماز کو تمام کری اور احتیاطاً سجدے سہو کے بجا لاوے نوین اوس مقام مین کہ شک کرے
زیادتی و کمی افعال نماز مین مانند اسکے کہ شک کرے کہ تین یا ایک سجدہ کیا ہی اور
یہہ بھی جانتا ہی کہ اسمین ایک چیز مجہسے صادر ہوئی تو اوس صورتمین احتیاطاً
سجدے سہو کے کری اور کیفیت سجدہ سہو کے یہہ ہی کہ پہلی نیت کری بطور کہ مذکور ہوا
کہ نیت واجب ہی بعد اسکے سجدہ کری بعد اسکے سلام پہیرے اور مستحب ہے کہ اللہ اکبر کہے
بعد نیت کے اور بعد سر اوٹہانے کے اور سجدہ سہو مین یہہ ذکر کہے بسم اللہ و باللہ
اللھم صل علی محمد و آل محمد اور جب سر دوسرے سجدے سے اوٹہاوے یہہ تشہد خفیف
پڑھنا کافی ہی اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ
اللھم صل علی محمد و آل محمد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

اور ان صورتون سے نماز باطل ہوتی ہی اگر نماز کے درمیان کوئی کام کری یا نیت جیسے رہی یا طہارت بن خلل
یا بدن یا کپڑا نجس ہو یا وقت سے آگے نماز پڑھی یا مکان و لباس غصبی ہو یا ٹھٹھا مارے
پیٹھ [illegible] دنیا کیواسطے روئے یا قبلہ سے منحرف ہو جاوی یا پائی کچھ اسمین یا کچھ [illegible]
کوئی حرف قراءت و دعا زیادہ یا کم پڑھی یا نہ [illegible] یا [illegible] رکوع مین [illegible]

تمت بالخیر

جب کہ بہر رضائے رب بصدق دل تمام

سرگرم کی تالیف پہ [illegible] نصیب کس گنہگار

مسائل اس میں نہایت بخوبی کے ہیں درج

بہر رہروان مسلک [illegible] ہر بار

ہے مزین باشتوائی دین کی ہر ایک سطر — ہو فزون تا اس رسالہ کا وثوق و اعتبار

بندہ ضیاء حسن علی کو فکر تھا تاریخ کا

آیا جو صدا ہاتف غیبی کی یکبار

سال او یکباری کی بحیثیت [illegible] اصلیتی

صاف لکھ دی علم عمل خیر الاعمال ہو شیار

[illegible] ۱۲ [illegible]